چنانچہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی، میری ماں کی بے شمار دعاؤں اور ڈاکٹروں کی محنت سے تقریباً 9 ماہ بعد میری آنکھوں کے لئے مخصوص "Double Hard Lenses" کی صورت میں شیشے نما "Lenses" تیار کر لئے گئے جبکہ ان شیشے کے ٹکڑوں کو میں روزانہ آنکھوں میں ڈالتا ہوں جس سے میری نظر مجھے واپس مل جاتی ہے لہٰذا اس علاج کے بعد میں نے اس پراجیکٹ پر کام کرنا شروع کر دیا تاہم گاہے بگاہے آنکھوں کے درد اور Infection کی وجہ سے اس میں کافی تاخیر ہوتی گئی لیکن میری محنت، لگن اور جذبہ سے بالآخر میں نے یہ سفر 12-12-12 کو 12:12:12 پر لندن سے شروع کر لیا۔

سفر کے دوران لی گئی تصویر

پہلا مرحلہ۔ یورپین ممالک طے شدہ پلان کے تحت پہلے مرحلے میں یورپ کا سفر، ان دنوں میں جاری شدید برف باری، بارشوں، آندھی اور طوفانوں سے گزرتے ہوئے پورا کیا۔ میرا یہ ابتدائی سفر یورپی ممالک بلجیم، ہالینڈ، جرمنی، ڈنمارک، ناروے، سویڈن، سوئٹزرلینڈ، اٹلی، آسٹریا، سپین، فرانس، لکسمبرگ پر مشتمل تھا۔ جسے میں نے 10851 میل گاڑی چلا کر 54 دنوں میں مکمل کیا اور 3 فروری 2013ء کی رات 2:15 پر میں اپنے گھر (لندن) واپس پہنچ گیا۔

جبکہ ان تمام ممالک میں، میں نے پاکستانی اور بھارتی لوگوں سے مل کر ان کے خیالات جانے اور ہر ملک میں موجود پاکستانی اور بھارتی سفارت خانوں میں بھی وزٹ کیا۔ جبکہ پہلے مرحلے کے اس سفر کے دوران میں یورپ کے جس جس ملک اور شہر میں بھی گیا وہاں موجود پاکستانی اور بھارتی کمیونٹی نے مجھے بے پناہ محبت دی۔ میرے اعزاز میں پروگرام رکھے گئے۔ ہوٹلوں میں دعوتیں دی گئیں اور کم وقت کے باوجود تقریبات کا اہتمام بھی کیا گیا۔ جس کے لئے میں یورپ میں مقیم پاکستانی اور بھارتی کمیونٹی کے علاوہ اپنے تمام دوست احباب کا بہت مشکور ہوں۔

کویت میں فروانیہ کا وہ علاقہ جہاں میرا بچپن گزرا

دوسرا مرحلہ۔ خلیجی ممالک پہلے مرحلے کی طرح دوسرے مرحلے کی تیاری اور تیکنیکی معاملات آسان نہ تھے۔ خیر انتھک محنت اور دشواریوں کا سامنا کرتے ہوئے بالآخر 01-06-2014 کو دوسرے مرحلے کا آغاز کویت سے کیا۔ اپنے جائے پیدائش ملک (کویت) کی سرزمین پر جب میں نے 30 سال بعد قدم رکھا تو اپنائیت، خوشی اور سکون کے اس احساس کو میں آج بھی محسوس کرتا ہوں۔ جبکہ اس خوشی اور اپنائیت کو پاکستانی، بھارتی اور کویتی (مقامی لوگوں) نے بے پناہ پیار دے کر چار چاند لگا دیئے۔

دوسرے مرحلے میں کویت کے علاوہ میں نے سعودی عرب، بحرین، قطر، عمان اور متحدہ عرب امارات کو سر کیا جبکہ دوران سفر ہر روڈ، ہر موٹروے اور ہر شہر میں مقیم پاکستانی اور بھارتی شہریوں کے علاوہ مقامی لوگوں نے بھی میری بہت حوصلہ افزائی کی اور مجھے بے حد پیار دیا۔ اگر یورپین ممالک کا سفر شدید سردی، برف باری، آندھیوں اور طوفانوں کا سامنا کرتے ہوئے مکمل کیا تو عرب ممالک کا سفر بھی کسی امتحان سے کم نہ تھا جہاں 55 ڈگری درجہ حرارت مجھے عموماً دیکھنے کو ملا۔

دوسرے مرحلے میں میری ملاقاتیں پاکستانی اور بھارتی سفیروں سے بھی ہوئیں۔ جنہوں نے میرے مشن کو بھرپور سراہا اور دوران سفر میری خیریت کیلئے دعائیں بھی کیں جبکہ پاکستانی اور بھارتی شہری شدید گرمی کے باوجود سڑکوں پر مجھے روک کر ملے اور میرے اعزاز میں تقریبات بھی منعقد کی گئیں جن میں مجھے تحائف، شیلڈز اور تعریفی اسناد سے بھی نوازا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستانی اور بھارتی صحافی برادری نے میرے امن مشن کی تشہیر کیلئے میڈیا میں اپنے فرائض بخوبی انجام دیئے۔ جس کے لئے میں عرب ممالک میں بسنے والے تمام پاکستانی اور بھارتیوں کے ساتھ ساتھ اپنے قریبی دوستوں کا بے حد مشکور ہوں۔